بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۹ شعبان ۱۳۹۴ھ ۲۸ ظہور ۱۳۵۳ہش ۲۸ اگست ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۹۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"دورانِ سر کی تکلیف شروع ہو گئی ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

روحانی نعمتوں کو معیّن طور پر مانگنا نادانی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء میں فرمایا:۔

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ جو بڑے کام ہوتے ہیں ان کی تکمیل کے لئے ایک لمبے عرصہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ عظیم الشان انعامات جن کے مانگنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے وہ بغیر بڑی قربانیوں کے نہیں مل سکتے۔ یہ بھی ایک غلطی تھی جس نے مسلمانوں کو تباہ کیا کہ انہوں نے سمجھ لیا صحابہؓ پر تمام ترقی ختم ہو گئی ہے حالانکہ اگر یہ صحیح ہو تو پھر ہمیں کیا ملے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس عقیدہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کہہ کر یہ دعا سکھائی ہے کہ تم بڑے سے بڑے انعام طلب کرو۔ پس جب دعا سکھانے والے نے بخل سے کام نہیں لیا۔ دینے والے کے ہاں کمی نہیں تو مانگنے والا کیوں مایوس ہو۔ صحابہؓ کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی جب تک لوگ اس بات کو سمجھتے رہے ان کو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے رتبے دیئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے دعوے بھی کئے لیکن جب ان کے دماغ چھوٹی چھوٹی باتوں پر راضی رہنے لگ گئے تو وہ تنزل میں گر گئے۔ ہمیں مسلمانوں کے اس تنزل سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور خدا تعالیٰ سے اس کی بڑی سے بڑی نعمت طلب کرنی چاہیئے۔ ہاں روحانی نعمتوں کو معیّن طور پر مانگنا نادانی ہوتا ہے۔ طبیب کو ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ بہتر سے بہتر نسخہ دے مگر یہ کہنا کہ معجون فلاسفہ دو یا ایسٹرن سیرپ دو بیوقوفی ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مانگنے والے کے لئے کونسی روحانی نعمت بہتر ہو گی۔ مثلاً ایک شخص نفلوں کی توفیق اور اس کے ذریعہ قربِ الٰہی مانگتا ہے حالانکہ ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے روزوں کی ترقی مقدر ہو۔ پس روحانی انعامات کو معیّن طور پر مانگنا قربِ الٰہی کے دروازے کو اپنے اوپر بند کرنا ہے۔ ہاں جسمانی طور پر اولاد وغیرہ کے لئے کسی معیّن نعمت کا طلب کرنا منع نہیں

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں

ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے

"جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح اختلاف اور تناقض کے وقت جب حدیث اور قرآن میں پیدا ہو، قرآن کو ہم ترجیح دیتے ہیں بالخصوص قصوں میں جو بالاتفاق نسخ کے لائق بھی نہیں ہیں اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق، اور حشرِ اجساد حق، اور روزِ حساب حق، اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعتِ اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترکِ فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا، اور وہ امور جو اہلِ سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں اُن سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶، ۸۷)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۵۳ھ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کا ایک خاص پہلو

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی ارفع و اعلیٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام اور آنحضورؐ کی عظمت و جلالتِ شان کو جس وجد آفریں انداز میں دنیا پر آشکار فرمایا اور غایت درجہ عشق کے زیرِ اثر فنا فی الرسولؐ کے مرتبہ پر پہنچ کر آنحضورؐ کی جس انداز میں مدح بیان کی اس کی کوئی اور مثال نہیں ملتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالتِ شان کا ایک خاص پہلو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ نے یہ بیان کیا کہ آنحضورؐ ہی مظہر اتم الوہیت اور حقیقی معنوں میں انسانِ کامل ہیں اسی لئے قرآن شریف میں متعدد جگہ آنحضورؐ کو ظلّی طور پر خداوند قادرِ مطلق سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے آنحضورؐ کی ذاتِ بابرکات کو بوجہ ترقیاتِ کاملۂ قرب بطریق مجاز اپنی ذاتِ اقدس ہی قرار دیا ہے اور یہ وہ رفیع الشان مقام ہے جو بجز حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی نبی کو نہیں ملا۔ چنانچہ اسکی متعدد مثالیں بیان کرنے کے بعد آپؑ نے رقم فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا یعنی ان کو کہدے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا (یعنی ارتکاب کبائر کیا) تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔ اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تو بندے نہیں ہیں بلکہ سب نبی و غیر نبی خدا تعالےٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرتؐ کو اپنے مولیٰ کریم سے قرب اتم یعنی تیسرے درجہ کا قرب حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقامِ جمع سے سرزد ہوا اور مقام جمع قاب قوسین کا مقام ہے۔ ... ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرتؐ کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اس کی صفتیں ہیں جیسا کہ آنحضرتؐ کا نام محمدؐ رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلّی طور پر آنحضرتؐ کو دی گئی۔" (سرمہ چشم آریہ)

مزید برآں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر کے ثبوت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی مظہر اتم الوہیت اور حقیقی انسانِ کامل ہیں اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قربِ اتم اور مقامِ جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضورؐ کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص حق تعالیٰ کی اپنی صفات ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں آنحضورؐ کو نور، رحمت، رؤف اور رحیم کے ناموں سے پکارا گیا ہے۔ ان میں سے ایک نام کا ہم ذیل میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کرتے ہیں اور وہ ہے نور۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے آپ کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:-

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (النور آیت ۳۶)

ترجمہ:- اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

ہر چند کہ نور اللہ تعالیٰ کی اپنی ذات ہے تاہم قرب اتم اور مقام جمع کی وجہ سے اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ظلّی طور پر نور قرار دیا ہے۔ چنانچہ اہل کتاب کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

یٰٓاَہْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (المائدہ آیت ۱۶)

ترجمہ:- اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا ہے اور جو کچھ تم کتاب میں سے چھپاتے تھے وہ اس میں سے بہت سا حصہ تم سے بیان کرتا ہے اور بہت سے قصوروں کو بھی معاف کرتا ہے۔ (پس) تمہارے لئے اللہ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نور کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نور کی حیثیت میں آنحضورؐ کی عظمت و جلالتِ شان کو نہایت وجد آفریں انداز میں بیان کرتے ہوئے رقم فرمایا:-

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا، وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا، غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا، صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ، سید الانبیاء، سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں ..... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی امی صادق مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۶۱)

نورِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ماخوذ از ارشاداتِ مسیح موعود علیہ السلام)

وہ نور نہ تھا ملائکہ میں
وہ نور نہ تھا کہیں فضا میں
وہ نور نجوم میں نہیں تھا
تاروں کے ہجوم میں نہیں تھا
آئینۂ ماہ میں نہیں تھا
سورج کی نگاہ میں نہیں تھا
وہ بحرِ عمیق میں نہیں تھا
یاقوت و عقیق میں نہیں تھا
الماس و گہر میں بھی نہیں تھا
ہیرے کے جگر میں بھی نہیں تھا
الغرض وہ نور نہ تھا جہاں میں
پہنائے زمیں میں آسماں میں
تخلیق کی ابتدا سے پہلے
نقشِ ارض و سما سے پہلے
پوشیدہ تھا سینۂ خدا میں
چمکا وہ جبینِ مصطفےٰؐ میں

(سعید احمد اعجاز)

وقف زندگی کی اہمیت

(مکرم مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون

یعنی اے مسلمانو! تم میں ایک گروہ ایسا رہنا چاہیئے جو لوگوں کو خیر بھلائی اور نیکی کی تلقین کرتے رہیں اور برائی سے روکتے رہیں اور ایسے لوگ ہی حقیقی فلاح اور کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وقف زندگی کی تلقین فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ کامل مومن کی یہ شان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کے لئے اپنی زندگی کو مخلوق خدا کی بہبودی اور بھلائی کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر اس بیان فرمایا ہے کہ

بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

نیز اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر فرماتا ہے:-

ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد

ان ہر دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ ایک کامل مومن خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔ اور وہ دنیا کی کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کی جان اور مال خدا تعالیٰ کی ودیعت کی ہوئی چیز اور عطا ہے اسی لئے وہ ساری چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیتا ہے

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب قرآن مجید کی متعدد آیات میں دی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھا الانھار ومساکن طیبۃ فی جنت عدن ذلک الفوز العظیم۔

(سورۃ صف)

یعنی اے مومنو کیا میں تمہیں ایسی تجارت کی خبر دوں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دیگی وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو اور اگر تم جانو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ تمہارے ایسا کرنے پر وہ تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور تم کو ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے پاک مکانوں میں تم کو رکھے گا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اسی آیت کے اگلے حصہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم چاہتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہے اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور مومنوں کو بشارت دے کہ ان کو ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ملے گی۔ اے مومنو تم اللہ کے دین کے مددگار بنو۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا کہ ایک کامل مومن خدا اور اس کے دین کا مددگار اسی صورت میں بن سکتا ہے جب کہ وہ اپنی زندگی کو خدا کی خاطر وقف کر دیتا ہے اور یہ وقف اس کے نجات کا ضامن ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے صرف مال کی قربانی کا ہی مطالبہ نہیں کرتا بلکہ اپنی جانوں کی قربانی کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ توبہ کی آیت میں فرماتا ہے:-

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جان اور مال خرید لیا ہے اور ان کو اس کے بدلہ میں جنت دینے کا وعدہ کیا ہے

مذکورہ بالا تمام آیات قرآنیہ میں وقف زندگی کی اہمیت اور اس کی ضرورت نہایت واضح اور روشن صورت میں بیان فرمائی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسلام کے تقاضے اور اس کی ضروریات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما دے۔ کیونکہ یہ زمانہ غلبہ اسلام کا زمانہ ہے اور آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ بخشا جائیگا۔ یہ خدائی تقدیر ہے اب ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم اپنے نفوس اپنے اموال اور اپنی اولادوں کو خدا کی خاطر اس کی راہ میں قربان کریں تا کہ غلبہ اسلام کی اس عظیم الشان مہم میں اسلام کی خدمت کر کے ابدی نجات کا سامان پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العلمین۔

وقف زندگی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو گا کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للّہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جب کہ ہر ایک انسان بالطبع خوشحالی اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے نجات چاہتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو وہ اس پر توجہ ہی نہ کرے کیا یہ للّہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا۔ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ سے فائدہ اٹھانے سے دریغ کیا جاوے۔" (الحکم ۱۲ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں ایک اور مسجد کی تعمیر

•• وقار عمل کا شاندار مظاہرہ •• مسجد کی افتتاحی تقریب

•• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ایمان افروز پیغام

مکرم مولوی عبد الرشید صاحب رازی مبلغ جزائر فجی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جزائر فجی کی مساعی سے "وینوا لیوو" (VANUA LEVU) جزیرہ کے دارالحکومت لمباسہ میں نئی مسجد تعمیر ہو کر مکمل ہوئی ہے۔ اس کا نام "مسجد ناصر" تجویز کیا گیا ہے۔ اس نئی مسجد کے افتتاح کی تقریب مورخہ ۳ اگست ۱۹۷۴ء کو منعقد کی گئی۔ پروگرام کے مطابق جزیرہ وٹی لیوو (VITI LEVU) کی جماعتوں صوا، مارو، ناندی اور لٹوکا کے احباب صبح ۱۰ بجے نسوری ہوائی مستقر پر پہنچ گئے۔ اور ۱۱ بجے کے طیارہ پر ۲۵ افراد پر مشتمل یہ قافلہ عازم لمباسہ ہوا۔ ۱۲ بجے کے قریب طیارہ لمباسہ مستقر پر اترا۔ مکرم ممتاز علی مقبول صاحب بیرسٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ احباب جماعت کے ساتھ استقبال کے لئے موجود تھے۔ ہوائی مستقر سے یہ قافلہ لمباسہ شہر کو روانہ ہوا اور مسجد ناصر میں پہنچا۔ جہاں وینوا لیوو جزیرہ کی جماعتوں کے احباب جمع تھے اور وٹی لیوو سے آنے والے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کرنے کے لئے منتظر کھڑے تھے۔ مصافحہ اور معانقہ کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مسجد ناصر کے افتتاح کی تقریب کا آغاز کیا گیا۔ مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ امیر و مبلغ انچارج کی اقتداء میں جملہ احباب نے اجتماعی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے مسجد ناصر کا قفل کھولا۔ اور دروازہ کھول کر اس میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد جملہ احباب مسجد میں داخل ہوئے اور مکرم امیر صاحب کی صدارت میں جلسہ کا انعقاد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو [illegible] نے کی۔ ماسٹر مبارک احمد صاحب ناصر نے خوش الحانی سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور احباب کو اس مبارک اجتماع میں شریک ہونے پر مبارکباد دی۔ اور مسجد ناصر کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جو انگریزی میں بذریعہ ٹیلیگرام موصول ہوا۔ حضور کے پیغام کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"فجی میں اس احمدیہ مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر میری طرف سے تہ دل سے مبارکباد۔ خدا تعالیٰ اس مسجد کو اس علاقہ میں اسلام کی عظمت و شان اور مسلمانوں کی مضبوطی کا موجب بنائے۔ اسلام اور احمدیت کی خدمت بے نفس ہو کر اخلاص کے ساتھ بجالائیں اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کریں۔ میری طرف سے جملہ احباب کو جو اس تقریب میں شامل ہیں اور ان کی کامیابی کے لئے کوشاں ہیں السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کامیاب فرمائے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام احباب کے لئے نہایت مسرت و انبساط اور ازدیاد ایمان کا باعث ہوا۔ اسی طرح محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کا پیغام بھی موصول ہوا۔ اس کے بعد حسب ذیل احباب نے باری باری خطاب فرمایا۔

(۱) مکرم ممتاز علی مقبول صاحب بیرسٹر لمباسہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ

(۲) مکرم حاجی محمد حنیف صاحب آف پاپولر فرنیچرز لٹوکا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لٹوکا۔

(۳) مکرم شمس الدین صاحب ڈین کمرشل سکول صوا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صوا۔

(۴) مکرم اعظم خلیل صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مارو

(۵) مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر تاواکوبو سکول لٹوکا نمائندہ لجنہ اماء اللہ فجی

(۶) مکرم حاجی رحیم بخش صاحب نمائندہ جماعت احمدیہ بلودا

(۷) مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ماسٹر قائد خدام الاحمدیہ صوا فجی

ان احباب نے اس مبارک تقریب پر اپنے پُر مسرت جذبات کا اظہار فرمایا۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور جماعت احمدیہ لمباسہ اور وینوا لیوو کے احباب کو مبارکباد دی کہ انہوں نے اپنی محنت اور اخلاص سے وقار عمل کر کے خدا کے اس گھر کو مکمل کیا۔ آپ نے مسجد کی غرض و غایت اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس کی اہمیت اور فوائد پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ مسجد بنا لینا تو اتنا اہم کام نہیں۔ مگر اس کو خدا کے ذکر سے آباد کرنا اور محبت الٰہی اور خشیت اللہ کے جذبات سے معمور ہو کر اس میں عبادت بجالانا اور نمازوں کو پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنا اصل اور اہم کام ہے۔ جماعت کے احباب کو ہمیشہ یہ مقصد پیش نظر رکھنا ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا کی۔ اور یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

یہ مسجد ۵۵ فٹ لمبی اور ۴۰ فٹ چوڑی ہے۔ اس پر ۱۵ مینار بنائے گئے ہیں۔ اس میں زیادہ تر کام لمباسہ جماعت کے احباب اور بلودا جماعت (جو ۴۰ میل پر واقع ہے) اور نفرو انگا جماعت (جو ساٹھ میل پر واقع ہے) کے احباب نے وقار عمل کے ماتحت کیا ہے۔ اور لمباسہ شہر میں بجانب مغرب اندرون ملک جانے والی مین روڈ پر واقع ہے۔ اونچے مقام پر ہونے کی وجہ سے بہت دور سے نظر آتی ہے۔ مسجد اور اس کی تقریب کے فوٹو فجی ٹائمز میں بھی شائع ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اسلام و احمدیت کی ترقی اور عروج کا مرکز بنائے اور ہمیشہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے پُر شوکت نعرے بلند ہوتے رہیں۔

مساجد کی ضرورت

"اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہو گئی۔ تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو وہاں ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت با اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد مرصّع اور پکی عمارت کی ہو بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے اور وہاں مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈال دو کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالےٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجوروں کی شاخوں کی تھی اور اسی طرح چلی آئی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا۔ مجھے خیال آیا کرتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اور حضرت عثمانؓ کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے۔ جس میں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز باجماعت ادا کیا کریں۔"

(البدر ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء)

"مسجد کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ۔ ۔ ۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقوےٰ کے ساتھ بنائی جائیں۔"

(البدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری پیاری امی جان

میری پیاری امی جان مورخہ ۲۱ جولائی تقریباً صبح چار بجے اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے سے ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے جدا ہو کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ اِنَّا لِلّٰہ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مئی کے شروع میں انہیں پہلی دفعہ دل کی تکلیف ہوئی اور فضل عمر ہسپتال ربوہ کے HEART SPACIALIST ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کا علاج تقریباً ایک ماہ جاری رہا۔ علاج سے خاصا افاقہ ہو گیا اور مزید علاج سے توجہ ہٹ گئی۔ ۲۱ جولائی کو پھر دل کا حملہ ہوا۔ یہ حملہ شدید قسم کا تھا جس سے وہ جانبر نہ ہو سکیں۔ ؎

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

میری پیاری امی جان کو اپنی اولاد سے بے پناہ محبت تھی۔ میرے تین بہن بھائی ربوہ سے باہر ہیں اور ایک لندن میں مقیم ہیں۔ وفات سے قبل انہوں نے اپنے ہر بچے کو بہت زیادہ یاد کیا مگر افسوس کہ صرف ایک بھائی آخری ملاقات میں شامل ہوا۔

غریبوں سے بے پناہ محبت کرتی تھیں۔ اکثر کہا کرتی تھیں کہ مجھے تو غریبوں سے زیادہ محبت ہے۔ غریبوں کو اپنے پاس بٹھاتیں اور انہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتیں۔ محلے کے سب بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتیں۔ ان کی وفات پر محلے کا بچہ بچہ اشکبار تھا۔ رشتہ داروں اور ہمسایوں کے حقوق کا بہت زیادہ خیال رکھتی تھیں۔ سادگی ان میں انتہا کی پائی جاتی تھی۔

مہمان نواز اس قدر تھیں کہ خواہ کتنے بھی مہمان آجائیں انہیں دیکھ کر بڑی خوش ہوتی تھیں اور خود اپنے ہاتھوں سے مہمانوں کی خاطر تواضع کرتیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں مہمانوں کی آمد کی انہیں اس قدر خوشی ہوتی کہ وہ یہ ایام ان کی خاطر تواضع میں ہی صرف کر دیتیں اور فرمایا کرتیں یہ حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان ہیں اسلئے انکی خاطر تواضع کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔

احمدیت سے انہیں بے پناہ محبت تھی۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اور دوسروں کو بھی سلسلہ کے کاموں میں حصہ لینے کی تلقین کرتیں۔ انہوں نے تین سال نسیم آباد اسٹیٹ (سندھ) میں اور پھر تین سال گوجرہ میں بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ خدمات دینیہ انجام دیں۔ تقریباً گیارہ سال ربوہ میں سیکرٹری مال کا عہدہ سنبھالا۔ ہمیں بھی اکثر کہا کرتیں کہ سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیا کرو۔ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کے موقعہ پر پنجاہ سالہ جشن پر حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے سلسلہ کی خدمات انجام دینے والیوں کو سندات تقسیم کیں۔ انہیں بھی سند ملی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(شاہدہ مرزا بنت مرزا محمد صادق صاحب دارالبرکات ربوہ)

اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں سینکڑوں ممالک ہیں اور ان ممالک میں سینکڑوں زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان تمام ممالک میں رہنے والے لوگوں تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچانے اور اس پیغام کو پہنچانے کے لئے جو آخری زمانہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بھیجا اور اسلام کو دنیا کے کونہ کونہ میں پھیلانے کے لئے ہمیں سینکڑوں مبلغوں کی ضرورت ہے۔"

(الفضل ۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء)

مرکز احمدیت میں جامعہ احمدیہ کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم ہے۔ جہاں سے نوجوان تعلیم حاصل کر کے دنیا میں خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ جو نوجوان اپنی زندگی اس کام کے لئے وقف کرنا چاہتے ہیں وہ وکالت دیوان کو اطلاع دیں۔ ایف۔ اے۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید
ربوہ

وصایا

مسل نمبر ۲۱۷۸۸

میں ممتاز امجد زوجہ راجہ محمد اسلم خان صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ حق مہر مبلغ ۱۰٫۰۰۰/- روپے (نوٹ) حق مہر میں سے پانچ ہزار بصورت زیور وصول شدہ باقی بذمہ خاوند۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ممتاز امجد زوجہ راجہ محمد اسلم صاحب ۱۰۶ رسول لائن سٹیڈیم روڈ سرگودھا۔ گواہ شد محمد اشرف ولد راجہ نور الدین صاحب ۱۰۶ رسول لائن سرگودھا۔ گواہ شد محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۷۸۹

میں سیدہ عزیزہ بیگم بیوہ سید زمان شاہ صاحب مرحوم قوم سید۔ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن جہلم ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۶/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ زیور طلائی وزنی ۵ تولہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سیدہ عزیزہ بیگم
بیوہ سید زمان شاہ صاحب جہلم شہر۔

گواہ شد۔ سید محمد ہارون بخاری قائد مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر۔
گواہ شد۔ حکیم عبداللہ صدر لودھیان جماعت احمدیہ جہلم شہر۔

مسل نمبر ۲۱۷۹۰

میں سید منصور احمد ولد محمد حسین شاہ صاحب۔ قوم سید پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دستگیر کالونی کراچی۔ ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ سید منصور احمد ۸۹۴/۹ دستگیر کالونی کراچی ۳۸
گواہ شد۔ مبارک احمد ولد عطاء محمد صاحب مرحوم دستگیر کالونی کراچی ۳۸
گواہ شد۔ بشیر الدین عباسی ولد امین الدین عباسی صاحب لیاقت آباد کراچی ۱۹

درخواست دعا

میں آجکل کچھ پریشانیوں میں مبتلاء ہوں۔ احباب سے ان کے دور ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

قریشی مبشر احمد طاہر
سب انجینئر واپڈا کالونی
منڈی بہاؤالدین

قابلِ فروخت اراضی

محلہ دار النصر میں کالج کے قریب نہایت باموقع قطعات ۲۸-۲۹/۲۱ (دو کنال) قابلِ فروخت ہیں۔ خواہشمند احباب ذیل کے پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

غلام محمد مکان ۲۶/۲۱ دار الرحمت شرقی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صرف وہی اولاد قرۃ العین ہوتی ہے جو دیندار اور متقی و پرہیز گار ہو

یہ دعا خاص توجہ سے کرنی چاہیئے کہ روحانی زندگی کا سلسلہ ہماری نسل میں بھی جاری رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء میں فرمایا:-

موت سے زندگی کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم قانون ہے اس میں اس کی ایک زبردست شان نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ قانون اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے پھر زندگی اور موت دونوں جسمانی بھی ہوتی ہیں اور روحانی بھی۔ جہاں تک بنیادی قوانین کا تعلق ہے یہ دونوں پر حاوی اور جاری ہیں جب انسان کی اپنی ہی شامتِ اعمال کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کو اس کی زندگی ختم کرنا مقصود ہو تو وہ انسان جسمانی طور پر وفات پا جاتا ہے گو اس طرح جسمانی اور روحانی لحاظ سے اس کا دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہتا لیکن ایک شخص جو روحانی طور پر خدا تعالیٰ کا فدائی اور جاں نثار ہوتا ہے جب وفات پا جاتا ہے تو اس کی نیکی کسی نہ کسی شکل میں باقی رہتی ہے اس کی مثال اس درخت کی ہوتی ہے جس کی جڑوں میں سے ویسے ہی یا بعض دفعہ اس سے بھی اچھے پودے نکلتے نظر آتے ہیں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے پیار نہیں کرتا وہ جب مر جاتا ہے تو اسکے درختِ وجود سے ایسے پودے نکلتے نظر نہیں آتے بلکہ کیا جسمانی اور کیا روحانی ہر دو لحاظ سے اس دنیا میں اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ اس قسم کے انسان اور اس کی زندگی کے انجام سے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ قمر میں فرمایا ہے کہ جب لوگوں نے ہمارے رسولوں کا انکار کیا اور ان کے مقابلہ پر کھڑے ہو گئے اور اس طرح انہوں نے ہماری ناراضگی مول لی تو دنیوی لحاظ سے ہم نے ان کو

کھشیم المحتظر

(القمر: ۳۲)

یعنی ان سوکھی ہوئی ٹہنیوں کی طرح بنا دیا جن سے ایک باڑ بنانے والا باڑ بناتا ہے اور جن کے اندر کوئی زندگی نہیں ہوتی۔

ھشیم کے معنے ٹوٹی ہوئی یا توڑی ہوئی چیز کے ہوتے ہیں۔ مثلاً گندم کے متعلق کہا جائے تو یہ بھوسے کی شکل میں ہوگی اور اگر یہ لفظ درختوں کے متعلق استعمال ہو تو ایسے درخت کو بھی ہم ھشیم کہیں گے جو جڑوں سے نکل کر خشک ہو گیا ہو اور زندگی کی کوئی رمق اس کے اندر باقی نہ ہو۔ اور ان سوکھی ہوئی ٹہنیوں کو بھی ہم ھشیم ہی کہیں گے جو خواہ ہمیں درخت پر نظر آئیں خواہ وہ درخت سے کٹ کر الگ ہو گئی ہوں خود ٹوٹ کر علیحدہ ہو گئی ہوں یا کسی توڑنے والے نے ان کو توڑ دیا ہو۔

پس خشک ٹہنیوں کو عربی زبان میں ھَشِیْم کہتے ہیں اسی لئے عربی میں جب تھشم الشجر کہیں تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ درخت سوکھ کر گر گیا۔ غرض سورہ قمر میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ جس طرح وہ اپنی حکمتِ کاملہ سے انسان کو سبق دینے کے لئے درختوں کی ٹہنیوں یا خود درختوں سے اُن کی زندگی کو چھین لیتا ہے اسی طرح وہ انبیاء علیہم السلام کے منکرین پر اپنا عذاب نازل کرتا اور حیات ان سے چھین لیتا ہے جس سے تم یہ سمجھ لو کہ جس شخص یا جس قوم میں روحانی طور پر زندگی کا سلسلہ ختم ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے قہر کا مورد بن جاتی ہے اسی لئے جہاں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ تم خاتمہ بالخیر کی دعا کرو وہاں مخلص بندوں سے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم اپنی اولاد کے لئے دعا کیا کرو کہ تمہارے لئے تمہاری اولاد قرۃ العین بنے یعنی وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ ایک کروڑپتی شخص جس کا دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اور نہ قرآن کریم کی اُسے سمجھ ہوتی ہے اس کے لئے اس کی اولاد قرۃ العین یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک اس وقت بنتی ہے جس وقت وہ تجارت میں یا زراعت میں یا چالاکیوں میں یا دوسروں کی دولت کے حصول میں بڑی مہارت حاصل کر لے لیکن ایک دیندار شخص جس کا اپنے رب سے زندہ تعلق ہوتا ہے اس کی اولاد تو اس کے لئے قرۃ العین اس وقت بنتی ہے جس وقت وہ دیندار بنے یعنی خدا تعالیٰ سے روحانی زندگی پانے لگے اسی لئے اسلام نے تربیتِ اولاد پر بڑا زور دیا ہے۔ پس ہر شخص کے ساتھ موت لگی ہوئی ہے اسے یہ بات ہمیشہ نظروں کے سامنے رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اُسے جو روحانی زندگی عطا فرمائی ہے اس کا سلسلہ اس کی نسل میں بھی جاری رہے اور جو اس شخص کی اولاد ہے۔ اس کے بچے ہیں ان کو بھی یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے بزرگ باپ نے اپنی زندگی میں اُن کے لئے ایک مثال قائم کی ہے اس مثال کے مطابق انہیں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ جو روحانی نعمتیں ان کے بزرگوں کو ملیں (یہ روحانی نعمتیں ورثہ میں نہیں ملا کرتیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں عظیم اور مقبول مجاہدہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہیں) وہ ان کے حصہ میں بھی آئیں تاکہ خاندان میں روحانی زندگی جاری و ساری رہے۔"

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۷۳ء صہ۲)

مجلس نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا میں ایک اور کلینک کا شاندار افتتاح

مکرم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ امیر احمدیہ مسلم مشن گیمبیا نے ۱۹ اگست ۱۹۷۴ء کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ گیمبیا کے دارالخلافہ بانجل (BANJUL) سے قریباً ۲۲ میل دور واقع ایک مشہور و معروف قصبہ بریکامہ (BRIKAMA) میں مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت ایک کلینک کا افتتاح عمل میں آیا جس میں مقامی احمدیوں کے علاوہ کئی دوسرے سرکاری و غیر سرکاری معززین نے شرکت کی۔

یہ قصبہ بڑا بارونق اور تجارتی مرکز ہے۔ یہاں گورنمنٹ سکول اور سرکاری ڈسپنسری قائم ہے۔ کمشنر صاحب کی قیام گاہ بھی یہیں ہے۔ ملک کے دوسرے حصوں سے یہاں آکر سڑکیں ملتی ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کی دن رات آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ یہ قصبہ ملک کی شارع اعظم پر واقع ہے۔ اس کلینک (جسے احمدیہ میڈیکل سنٹر کہتے ہیں) کے انچارج میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب آف عدن مقرر ہوئے ہیں جو پچھلے ماہ گیمبیا تشریف لے گئے ہیں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس کلینک کے افتتاح کی خبر ریڈیو گیمبیا نے نشر کی۔ مکرم امیر صاحب گیمبیا کی اطلاع کے مطابق کلینک کے افتتاح کی تقریب خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی سے انجام پذیر ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میڈیکل سنٹر کو جسمانی امراض کے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی بیماریوں کی اصلاح کا بھی موجب بنائے اور ہر لحاظ سے کامیابی بخشے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، وکالت تبشیر تحریک جدید۔ ربوہ)

روحانی نعمتوں کو معین طور پر مانگنا نادانی ہے

(بقیہ صفحہ اوّل)

لیکن روحانی لحاظ سے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ اعلیٰ سے اعلیٰ انعامات طلب کرنے چاہئیں اور اس امر کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیئے کہ وہ کونسا انعام ہمیں دیتا ہے کیونکہ وہی اس امر کو بہتر سمجھ سکتا ہے کہ ہمارے قویٰ اور ہماری دماغی بناوٹ کے مناسبِ حال کونسا روحانی انعام ہے۔"

(الفضل ۱۵ جون ۱۹۶۰ء)

بجلی کی رو منقطع ہونے کا اذیتناک سلسلہ

ربوہ ۲۸ اگست۔ کل بھی یہاں وقفہ وقفہ سے چھ سات مرتبہ بجلی کی رو منقطع ہوئی۔ بجلی کا روزانہ چھ چھ سات سات مرتبہ بند ہونے کا اذیت ناک سلسلہ شدید گرمی کے موجودہ ایام میں عام شہریوں بالخصوص بیماروں اور بچوں کے لئے ازحد تکلیف کا موجب ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴